

باب 4: مشکل حالات میں بینکاری کے شعبے کی لچکداری

اس تجزیے میں استعمال ہونے والا دباؤ کا منظرنامہ معاشی اور مالی حالات کی پیش گوئی نہیں ہے۔ یہ ایک فرضی، قابل فہم، غیر متوقع خطرے کے تعین پر مبنی ہے جسے معاشی حالات میں فرضی بگاڑ کے حالات میں بینکاری شعبے کی لچکداری کو جانچنے کے لیے خصوصی طور پر وضع کیا گیا ہے۔ بیس لائن منظرنامے (معمول کی کاروباری صورت حال) میں تین سال کی مدت کے دوران بینکاری کے شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت مستحکم اور ملکی ضوابطی نشانیہ سے خاصی زیادہ رہتی ہے۔ زیادہ مشکل منظرنامے میں بھی توقع ہے کہ بینکاری کا شعبہ اجناس کی عالمی قیمتوں پر شدید دباؤ، سیلاب اور قحط جیسے شدید موسمی حالات کے اعادے اور فرضی سیاسی عدم استحکام کے سبب کسی بھی قسم کے تعطل کے نتیجے میں مشکل معاشی حالات کے باعث کسادبازاری کے حالات میں اپنی ادائیگی، قرض کی صلاحیت کو آسانی سے برقرار رکھ سکتا ہے۔ حجم کے مطابق نظامیاتی لحاظ سے اہم بڑے بینک خصوصاً خاصی بلند سرمایہ جاتی بفرز کے حامل رہتے ہیں اور توقع کی جاتی ہے کہ وہ جائزے کی مدت میں دھچکوں کے اثرات کو برداشت کر سکتے ہیں۔ اسی طرح، توقع ہے کہ دھچکوں کے دوران درمیانے اور چھوٹے حجم کے بینک بھی لچکدار رہتے ہیں۔ تاہم بیس لائن منظرنامے میں قرضوں میں سست رفتار اضافے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جو مفروضاتی دباؤ کے حالات میں منفی ہو سکتا ہے۔ اس سے قطع نظر، بینکاری کا شعبہ خاصی سرمایہ جاتی بفرز کے ساتھ توقع ہے کہ معیشت کی قرضہ جاتی ضروریات کو پورا کرتا رہے گا۔ مختصر یہ کہ حالیہ اور مفروضاتی عالمی اجناس کی منڈی کے مشکل حالات کی درست شدت، مدت اور راستے، اور جغرافیائی کشیدگی کے بارے میں بے یقینی پائی جاتی ہے۔ نتیجتاً، دباؤ کی جانچ کے نتائج بھی خاصی بے یقینی ظاہر کر سکتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے مسلسل ابھرتی ہوئی صورت حال پر کڑی نظر رکھی ہوئی اور مالی استحکام کی حفاظت کے لیے درکار ہر قسم کے ضروری اقدامات کرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔

4.1 پس منظر

اسے اپنے انتظام خطرے کے طریقوں میں شامل کریں۔⁹⁹ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ مختلف منظر ناموں میں ملکی نظامیاتی لحاظ سے اہم بینکوں کا نمونہ اب باقاعدگی کے ساتھ درکار ہے تاکہ نقصان دہ دھچکوں کے مقابلے میں ان کی لچکداری کی سطح کی پیمائش کی جاسکے۔

4.2 منظر نامے کے ڈیزائن کا عمومی جائزہ

موجودہ سال کی دباؤ کی مشق کی جانچ بیس لائن اور مفروضاتی دباؤ کے منظر نامے میں شعبے کی لچکداری کے جائزے پر مشتمل ہے۔ دونوں منظر ناموں کو شدید موسمی حالات، ابھرتے ہوئے سیاسی ماحول، آئی ایم ایف پروگرام کے جائزے کی تکمیل سے منسلک بے یقینی، قرضوں کی بڑھتی ہوئی سطح، ممکنہ شدید جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی کے نتیجے میں اجناس کی بلند قیمتوں اور عالمی مالی حالات میں بگاڑ جیسے اہم اندرونی اور بیرونی خطرات کے عوامل کے گرد تشکیل دیا گیا ہے۔ ان دونوں منظر ناموں میں خطرے کے فرضی عوامل کے وقوع پذیر ہونے اور شدت کے بارے میں فرق پایا جاتا ہے۔

بیس لائن منظر نامے میں عالمی اور ملکی معاشی حالات کے موجودہ محرکات کے تحت کلی مالی متغیرات کے راستے کا تعین کیا جاتا ہے۔¹⁰⁰ دوسری جانب، فرضی دباؤ کے منظر نامے میں شدید موسمی حالات (سیلاب آنے اور / یا خشک سالی)، ملکی سیاسی بے یقینی اور سخت عالمی مالی حالات میں بیرونی قرضوں کو لاحق خطرات کے باعث کسادبازاری کو فرض کیا جاتا ہے۔¹⁰¹

حقیقی اور مالی شعبوں کے درمیان فیڈ بیک اثرات 2007-08ء کے عالمی مالی بحران میں زیادہ نمایاں طور پر اجاگر ہوئے ہیں۔ اس وقت سے نگرانوں نے مالی شعبے کی نگرانی کی سطح میں اضافہ کر دیا ہے اور بینکاری شعبے کی لچکداری کو تقویت دینے کے لیے ضوابطی اقدامات کیے ہیں تاکہ ممکنہ دھچکوں کو برداشت کیا جاسکے۔ اس تناظر میں، نگرانی کے حکام کے ساتھ ساتھ کثیر فریقی ادارے بھی کچھ مفروضاتی نقصان دہ لیکن ممکنہ واقعات کے مقابلے میں بینکاری کے شعبے کی لچکداری کو جانچنے کے لیے دباؤ کی جانچ کے نتائج کا جامع استعمال کر رہے ہیں۔ دباؤ کی جانچ کے یہ نتائج مختلف مفروضہ منظر ناموں کے تحت کلی مالی متغیرات کے تخمینہ شدہ رویے اور بینکاری کے شعبے کی صحت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک 2005ء سے ماہی بنیادوں پر اندرونی طور پر اس مشق کا انعقاد کر رہا ہے۔ بیرونی فریقوں کے لیے دباؤ کی جانچ کے تفصیلی نتائج اور جانچ کو مالی استحکام کے سالانہ جائزے کے ذریعے 2007-08ء سے شائع کیا جا رہا ہے اور سہ ماہی نتائج کو سہ ماہی کمپنڈیم: بینکاری نظام کی شماریات کے ذریعے مہیا کیا جاتا ہے۔

پاکستان میں بینکاری کے شعبے کے لیے دباؤ کے فریم ورک کو مسلسل بہتر بنایا جا رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے روایتی بینکوں، اسلامی بینکوں، روایتی بینکوں کی اسلامی برانچوں، ترقیاتی مالی اداروں اور مائیکرو فنانس بینکوں کے لیے دباؤ کی جانچ کے رہنما اصولوں کا ایک جامع مجموعہ 2020ء میں شائع کیا ہے تاکہ وہ باقاعدگی کے ساتھ اپنی لچکداری کو جانچ سکیں اور

101 عام طور پر دباؤ کی جانچ میں دھچکوں کی طوالت کے لحاظ سے تین اقسام کے دھچکوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے یعنی V شکل، L شکل اور U شکل۔ یہ شکلیں بحالی کے لحاظ سے وضع کی جاتی ہیں۔ V شکل میں فوری بحالی، L شکل میں طویل

99 ایف ایس ڈی سرکلر نمبر 1 برائے 2020ء۔
100 عالمی اور ملکی معاشی ماحول کے متعلق اہم مسائل پر تفصیلی بحث کے لیے برائے مہربانی دیکھیے باب 01۔

4.3 میں لائن

2022ء کے دوران سیلاب، بیرونی شعبے پر دباؤ، کووڈ 19 کے بعد میں مرتب ہونے والے اثرات اور سیاسی بے یقینی کے باعث ملکی معیشت دشوار کلی معاشی ماحول کا سامنا کر رہی ہے۔ ان دھچکوں کے مشترکہ اور مجموعی اثرات کے نتیجے میں کرنسی کی قدر میں تاریخی کمی اور مہنگائی کے دباؤ میں تاریخی اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ اس دشوار صورت حال میں بین لائن، منظر نامہ ایس صفر عالمی اور مالی خطرات کے عوام کے متعلق چار اہم مفروضات کے گرد تشکیل دیا گیا ہے۔

عام انتخابات کا 2023ء میں انعقاد فرض کیا گیا ہے، جس سے امکان ہے کہ سیاسی بے یقینی کم ہوگی۔۔۔

اول، ایس صفر میں فرض کیا گیا ہے کہ عام انتخابات 2023ء میں منعقد ہوں گے۔ منظر نامے میں فرض کیا گیا ہے کہ عام انتخابات کے انعقاد کے نتیجے میں ایک مستحکم حکومت قائم ہوگی، سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافہ ہوگا جس سے کثیر طرفہ اور دو طرفہ بیرونی رقوم کی آمد میں مشکلات کم ہو جائیں گی۔ دوسری جانب، مہنگائی کی بلند سطح اور اس کے نتیجے میں زری پالیسی رد عمل سے امکان ہے کہ معاشی نمو کی رفتار میں اعتدال آئے گا۔ مثبت پیش رفت یہ ہے کہ اصلاحات کے کامیاب نفاذ سے توقع ہے کہ جڑواں خسارے اور سرکاری قرضوں کو قابو میں رکھنے میں مدد ملے گی جبکہ وسط مدت میں بحالی کا عمل مزید تیز ہوگا۔

منظر نامے میں فرض کیا گیا ہے کہ مالیاتی یکجائی کے اقدامات اور مستحکم شرح مبادلہ کی بدولت سرکاری قرض قابو میں رہنے کی توقع ہے۔ دوسری جانب، کثیر طرفہ رقوم کی آمد شروع ہونے سے امکان ہے کہ اعتماد میں اضافہ ہوگا، خطرے کے پر بیم میں کمی ہوگی اور شرح مبادلہ مستحکم ہو جائے گا۔ ان دونوں مفروضات کی بنیاد پر سرکاری قرض جس میں 2022ء کے دوران 23.4 فیصد اضافہ ہوا تھا ممکنہ طور پر قابو میں رہنے کی توقع ہے۔

معتدل شدت کے حامل ماحولیاتی خطرات سے امکان ہے کہ حقیقی معیشت تعطل کا شکار ہوگی۔۔۔

تیسرا، ایس صفر منظر نامے میں فرض کیا گیا ہے کہ پیش گوئی کی مدت کے دوران معتدل سطح کے ماحولیات سے متعلق واقعات معاشی نقصانات پر منبج ہو سکتے ہیں۔ تاریخی لحاظ سے

معاشی چیلنجوں کے پس منظر میں ملکی کلی مالی استحکام کے لیے دونوں منظر ناموں کے اثرات کی تین برسوں کی پیش گوئی کی مدت کے دوران تحقیقات کی جاتی ہیں یعنی پہلی سہ ماہی 2023ء تا چوتھی سہ ماہی 2025ء۔

پیداوار، مہنگائی، شرح سود، بیرونی شعبہ بشمول جاری کھاتے کا توازن اور شرح مبادلہ جیسے کلی مالی اظہاریوں میں مفروضاتی تبدیلیوں کے بینکاری کے شعبے کی صحت پر اثرات کا احاطہ ضوابطی سرمائے اور خطرہ بہ وزن اثاثوں میں کیا جاتا ہے۔ خصوصاً مضوابطی سرمایہ اور خطرہ بہ وزن اثاثے قرضوں اور مارکیٹ کے خطرات سے متاثر ہوتے ہیں۔ فرض کی گئی معاشی کساد بازاری فرموں اور گھرانوں کی آمدنی کی سطح پر منفی اثرات مرتب کر سکتی ہے جس سے ان کی قرضوں کی واپسی کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے اور بینکوں کے لیے خطرہ قرض بڑھ جاتا ہے۔ یہ صورت حال بینکوں کے منافع پر نقصان دہ دباؤ ڈال سکتی ہے اور ان کی ادائیگی قرض کی صلاحیت پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔ دوسری جانب، خطرہ منڈی شرح سود، شرح مبادلہ اور ایکویٹی کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے سبب بینکوں کی بیلنس شیٹ پر اثاثوں اور واجبات کی قدر پیمائی پر اثر انداز ہوتا ہے۔

بینکوں کی ادائیگی قرض کی کمزور صلاحیت کے فیڈ بیک اثرات حقیقی معیشت پر منتقل ہو سکتے ہیں، کیونکہ بینک ممکنہ طور پر منافع بخش سرمایہ کاری کے مواقع کے لیے بھی قرضے فراہم کرنے میں ہچکچاہٹ سے کام لے سکتے ہیں، جس سے معاشی کساد بازاری کی شدت بڑھ جاتی ہے۔

دونوں منظر ناموں میں بینکاری کے شعبے کی لچکداری کو جانچنے اور کلی معیشت کے بعض شعبوں کے درمیان آپس کے روابط معلوم کرنے کے لیے اسی طرح کا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے۔ حقیقی اور مالی شعبوں کے درمیان روابط کے پیش نظر ویکٹر آٹوری گریو (وی اے آر) اور بیسیان وی اے آر ماڈلز کو استعمال کیا گیا ہے۔^{102، 103}

نظام کے سطح کی جانچ کے علاوہ بینکاری کی صنعت کے مختلف اجزاء کے درمیان شعبہ جاتی تنوع کو بھی اخذ کیا گیا ہے یعنی چھوٹے، درمیانے اور بڑے بینک۔

استعمال کرتے ہیں۔ یہ ماڈل مختلف قسم کے کلی معاشی متغیرات پر مبنی ہوتے ہیں۔ مزید برآں، متعلقہ مالی اصابت کے اظہار یہ اخذ کرنے کے لیے ہم نے ایک متحرک بیلنس شیٹ فرض کی ہے۔

¹⁰³ میں فیصد حکام کلی دباؤ کی جانچ کے لیے وی اے آر کو استعمال کرتے ہیں۔ بینک فار انٹرنیشنل سیٹل منٹس (بی آئی اے) 2017ء۔ گرائی اور بینک دباؤ کی جانچ: مختلف روایات (دسمبر)۔

کساد بازاری، جبکہ U شکل میں پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک بحالی فرض کی جاتی ہے۔ مذکورہ اصطلاحات کے تحت دباؤ کے منظر نامے کو V شکل کا فرض کیا جاتا ہے۔ تاہم، دونوں منظر ناموں میں شدت اور بے یقینی کی بلند سطح کے سبب تاخیر سے بحالی فرض کی گئی ہے جو توسیع شدہ دوسرے مرحلے کے ساتھ غیر تشکیلی V بناتی ہے۔ دباؤ کے منظر نامے کے مقابلے میں بین لائن منظر نامے میں بحالی جلد ہوتی ہے۔

¹⁰² تفصیلات کے لیے دیکھیے مالی استحکام کا جائزہ براے 2016ء کے باب 4: بینکاری شعبے کی لچکداری کا 'باکس 4.1 نکینکی تفصیلات'۔ مجموعی طور پر ہم وی اے آر ماڈل کی 12 اقسام اور اتنی ہی تعداد میں بیسیان وی اے آر ماڈل کو

ہے۔¹⁰⁶ لہذا، تیل کی عالمی رسد کو کسی نئے بڑے دھچکے کی عدم موجودگی میں ایس صفر منظر نامے میں فرض کیا گیا ہے کہ تیل کی قیمتیں آخر 2025ء تک بتدریج کمی کے ساتھ 74 ڈالر فی بیرل پر آسکتی ہیں۔

معاشی نمو مالی سال 23ء میں تیزی سے معتدل ہونا فرض کیا گیا ہے، جو پیش گوئی کی مدت میں بتدریج بحال ہو جاتی ہے۔۔۔ اس تناظر میں، ایس صفر میں فرض کیا گیا ہے کہ جی ڈی پی میں مالی سال 23ء کے دوران تقریباً 0.5 فیصد نمو ہوتی ہے۔ تاہم، مفروضہ سازگار عالمی اور ملکی معاشی حالات کے باعث مالی سال 24ء میں مفروضہ سازگار عالمی اور ملکی معاشی حالات میں 2.9 فیصد نمو متوقع ہے جبکہ مالی سال 25ء میں 3.7 فیصد ہو سکتی ہے (چارٹ 4.2)۔ مزید برآں، مالی سال 23ء اور مالی سال 24ء کے دوران سال بسال اوسط صارف اشاریہ قیمت مہنگائی بالترتیب 28.1 فیصد اور 17.6 فیصد کی بلند سطح پر رہنے کے بعد مالی سال 25ء میں معتدل ہو کر 7.7 فیصد پر آسکتی ہے (چارٹ 4.3)۔

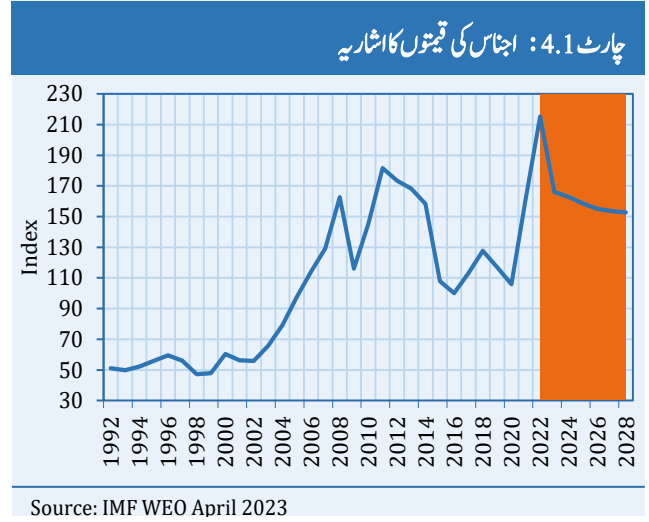
4.4 دباؤ کا مفروضاتی منظر نامہ

دباؤ کے منظر نامے، منظر نامہ 1 (ایس 1) کو عالمی اور ملکی خطرے کے عوامل کے درج ذیل مفروضات کے گرد تشکیل دیا گیا ہے:

ملکی سیاسی بے یقینی میں اضافے کے نقصان دہ معاشی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔۔۔

دباؤ کے منظر نامے میں آئندہ عام انتخابات کے متعلق بے یقینی فرض کی گئی ہے، جس کے نتیجے میں ممکنہ طور پر سیاسی بے یقینی بڑھ جاتی ہے، جو کئی طرح سے ملکی معیشت پر منفی اثرات مرتب کر سکتی ہے۔ پہلا، یہ معاشی پائیداری یقینی بنانے کے لیے درکار اصلاحاتی ایجنڈے اور کثیر فریقی قرضوں کے حصول پر سمجھوتہ کر سکتی ہے۔ دوسرا، کثیر فریقی رقوم کے بہاؤ کی عدم موجودگی میں بیرونی قرضوں تک رسائی مشکل اور مہنگی ہو سکتی ہے اور ان پر رسک پر بیم بڑھ سکتا ہے۔ ان دونوں عوامل کے باعث امکان ہے کہ حکومت کے ملکی قرضوں کی ضروریات میں اضافہ ہو جائے گا، جس سے قرضوں کی سطح بلند ہو جائے گی اور مالیاتی گنجائش محدود ہو جائے گی۔ آخر میں سیاسی کے ساتھ ساتھ معاشی بے یقینی میں اضافہ سرمایہ کاروں اور صارفین کے اعتماد میں بگاڑ پر منتج ہو سکتا ہے، جس سے مجموعی طلب اور روزگار میں بگاڑ آسکتا ہے۔

¹⁰⁶ یو ایس انرجی انفارمیشن ایڈمنسٹریشن (ای آئی اے): بریٹن آئل کی اوسط قیمتیں 2023ء میں 85 ڈالر فی بیرل تک رہ سکتی ہیں، اور 2024ء میں کم ہو کر 81 ڈالر فی بیرل پر آسکتی ہیں۔ آئی ایم ایف کے عالمی اقتصادی منظر نامے (اپریل 2023ء) میں بھی تیل کی قیمتوں میں کمی کے رجحان کی پیش گوئی کی گئی ہے۔



پاکستان کو شدید موسم کے واقعات کا سامنا رہا ہے جیسے شدید خشک سالی (1998ء تا 2002ء)، وسیع پیمانے پر سیلاب (2010ء، 2020ء اور 2022ء)، شدید گرمی کی لہر (2015ء)، شدید بارشیں (2020ء، 2022ء)، لینڈ سلائیڈنگ اور گلشیر کا پگھلنا۔ مذکورہ شدید موسمی واقعات کا نتیجہ خاصے رسدی دھچکوں اور پیداواری نقصانات کی صورت میں نکلا ہے۔

اگرچہ پاکستان کا شمار گرین ہاؤس گیسوں کے سرفہرست خارج کنندگان میں نہیں ہوتا، تاہم اس کی درجہ بندی انسانی اور پیداواری نقصانات کے لحاظ ماحولیاتی تبدیلیوں کے نتیجے میں سب سے زیادہ متاثرہ ممالک میں کی جاتی ہے۔¹⁰⁴ حال ہی میں 2022ء کی شدید بارشوں کے نتیجے میں مجموعی نقصانات کا تخمینہ 14.9 ارب ڈالر لگایا گیا ہے جو جی ڈی پی کا 5.8 فیصد بنتا ہے۔¹⁰⁵ سب سے زیادہ متاثرہ شعبوں میں زراعت، مکانات، غذا، گلہ بانی، مانی گیری، ٹرانسپورٹ اور مواصلات شامل ہیں۔

عالمی اجناس کی قیمتوں میں بتدریج کمی متوقع ہے۔۔۔۔

آخر میں وبا کے بعد بحالی اور روس کے یوکرین پر حملے کے نتیجے میں اجناس کی قیمتوں میں بالعموم اور تیل کی قیمتوں میں بالخصوص دو برسوں کے دوران تیزی سے بحالی ہوتی ہے (چارٹ 4.1)۔ تاہم چونکہ سست رفتار ہوتی عالمی طلب کے حالات میں بعض ممالک روسی تیل پر پابندیاں لگانے اور رسدی تعطل کے مرحلہ وار خاتمے سے گریز کرتے ہیں، اس لیے وسط 2022ء سے تیل کی قیمتوں میں بتدریج کمی کی کارہجان دیکھنے میں آیا ہے۔ تیل کی مستقبل کی قیمتوں اور اتفاق رائے سے پیش گوئی سے نشاندہی ہوتی ہے کہ کمی کا یہ رجحان پیش گوئی کی مدت میں آئندہ تین برسوں کے دوران جاری رہنے کا امکان

¹⁰⁴ جرمن واقع نے پاکستان کو ان ممالک کے زمرے میں شامل کیا ہے جو بار بار قدرتی آفات سے متاثر ہوتے ہیں اور انہوں نے طویل مدتی ماحولیاتی خطرے کے اشارے میں پاکستان کی درجہ بندی آٹھویں نمبر پر کی ہے۔ عالمی ماحولیاتی خطرے کا انڈیکس 2021ء۔ جرمن واقع۔

¹⁰⁵ پاکستان میں سیلاب 2022ء: قدرتی آفات کے بعد کی ضروریات (اکتوبر 2022ء)۔

ماحولیاتی تبدیلی سے متعلق بلند شدت کے حامل تباہ کن واقعات سے پوری معیشت کو خطرات لاحق ہوسکتے ہیں۔۔۔

ماحولیاتی خطرے سے متعلق واقعات کے اعادے کی تاریخ کو مد نظر رکھتے ہوئے جیسا کہ پچھلے سیکشن میں بحث کی جا چکی ہے کہ، ایس ون میں فرض کیا گیا ہے کہ پیش گوئی کی مدت کے دوران انتہائی شدت کے حامل ماحولیاتی واقعات معاشی نقصانات پر منتج ہو سکتے ہیں۔ پیش گوئیوں کی مدت کے پہلے سال میں ماحول سے متعلق ایک انتہائی واقعہ فرض کیا گیا ہے، جیسے گذشتہ برس کی طرح بارشوں اور سیلاب کا اعادہ؛ اگرچہ ہم ایسے واقعات کی پیش گوئی کی مشکل نوعیت کے سبب ان کی درست نوعیت اور وقت کے متعلق مفروضات بنانے سے گریز کرتے ہیں۔

جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی میں اضافہ اجناس کی عالمی قیمتوں میں دوبارہ اضافے پر منتج ہو سکتا ہے۔۔۔

اگرچہ ایس وافر میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں اعتدال فرض کیا گیا ہے، تاہم ایس ایک میں اس کے برعکس مفروضات قائم کیے گئے ہیں۔ روس اور یوکرین کے درمیان جاری جنگ میں شدت آجانے اور اس کے نتیجے میں روس، خام تیل کا دوسرا بڑا برآمد کنندہ،¹⁰⁷ پر نئی پابندیوں کا نتیجہ تیل کی مارکیٹ میں شدید تعطل کی صورت میں برآمد ہو سکتا ہے۔ نتیجتاً، ایس وافر میں فرض کیا گیا ہے کہ آخر 2023ء تک تیل کی قیمتیں بڑھ کر 95 ڈالر فی بیرل تک پہنچ سکتی ہیں، جس کے بعد 2025ء تک بتدریج کم ہو کر 84 ڈالر فی بیرل ہو سکتی ہیں۔ گندم کی عالمی رسد میں روس اور یوکرین کے بڑے حصے کو مد نظر رکھتے ہوئے ان ممالک کی رسد میں تعطل کے نتیجے میں گندم کی عالمی قیمتوں میں اضافہ ہو سکتا ہے، جو موسم سے متعلق فرضی دھچکوں کے ساتھ مل کر ملکی معیشت پر بھی منفی اثرات مرتب کر سکتا ہے۔

مشکل عالمی مالی حالات کے نتیجے میں بیرونی شعبے پر دباؤ میں اضافہ ہو سکتا ہے۔۔۔

اگرچہ ترقی یافتہ ممالک میں عمومی مہنگائی کے اظہاریوں میں کمی آنا شروع ہو گئی ہے، تاہم قومی مہنگائی کے اظہاریوں کی بلند سطح ابھی تک برقرار ہے۔ اس لیے موجودہ حالات اور مہنگائی کے امکانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترقی یافتہ معیشتوں میں شرح سود میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے اور توقع سے بھی زیادہ طویل مدت تک بلند سطح پر برقرار رہ سکتا ہے۔¹⁰⁸ مزید برآں، جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی میں مفروضہ اضافے کے نتیجے میں بھی عالمی غذائی اجزاء اور توانائی کی قیمتیں بھی بڑھ سکتی ہیں، جس سے مزید زری سختی کی

ضرورت ہوگی، کیونکہ مرکزی بینک زری پالیسی کے آلات کو مہنگائی کی توقعات پر قابو پانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ لہذا، ایس ایک میں فرض کیا گیا ہے کہ قلیل مدت میں مالی حالات میں سختی کا عمل جاری رہے گا، جس سے ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر ممالک بشمول پاکستان کے لیے بیرونی قرضوں کا حصول زیادہ مہنگا اور مشکل ثابت ہو سکتا ہے۔ اس سے ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر ممالک کی مقامی کرنسیوں پر دباؤ بڑھ سکتا ہے اور اس کا نتیجہ سرمائے کی محفوظ مقام پر منتقلی کی صورت میں نکل سکتا ہے۔¹⁰⁹

اس لیے نقصان دہ مفروضاتی منظر نامے میں فرض کیا گیا ہے کہ پیش گوئی کی مدت کے ابتدائی برسوں میں انتہائی شدید نوعیت کے موسمی حالات کے اعادے کے ساتھ جغرافیائی اور سیاسی کشیدگیوں میں شدت آنے کے سبب اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں پر دباؤ بڑھ سکتا ہے۔ نتیجتاً، فرض کیا گیا ہے کہ حقیقی معیشت مالی سال 23ء اور مالی سال 24ء میں سکڑ جائے گی، جس کے بعد مالی سال 25ء میں معتدل نمو کی راہ پر گامزن ہوگی (چارٹ 4.2)۔ ایس ایک کے تحت رسدی دھچکوں کے نتیجے میں مالی سال 23ء میں مہنگائی میں اضافہ فرض کیا گیا ہے، جو پیش گوئی کی مدت کے آخری دو برسوں میں معتدل رہنے کی توقع ہے لیکن پھر بھی یہ بلند سطح پر رہے گی (چارٹ 4.3)۔

4.5 دباؤ کی جانچ کے نتائج: نظام کی سطح

الف) قرضہ جاتی خطرات پر اثر

دباؤ کی جانچ کے نتائج سے نشاندہی ہوتی ہے کہ ملکی طلب میں سست بحالی، ماحول سے متعلق نقصان دہ واقعات کے باعث رسد میں تعطل اور مالیاتی یکجائی کے پیش نظر ایس وافر منظر نامے میں خام غیر فعال قرضوں کا تناسب¹¹⁰ پیش گوئی کی تین سالہ مدت میں بلند سطح پر رہنے کی توقع ہے (چارٹ 4.4)۔

بینکاری کے شعبے کی قرض گاری کا جزو ان ابتدائی طور پر جی ڈی پی میں تیزی سے سست رفتاری کے باعث مالی سال 22ء کے 6.1 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 23ء میں 0.29 فیصد پر آسکتا ہے۔ تاہم پیش گوئی کی مدت کے دوسرے نصف حصے میں قرضہ جاتی نمو مثبت ہو جاتی ہے۔ اوسطاً، قرضوں میں اس مدت کے دوران تقریباً 3.1 فیصد نمو ہوتی ہے۔ یہ مفروضہ بین الاقوامی حالات میں بینکاری شعبے کے خطرے سے گریز پر مبنی رویے کی عکاسی کرتا ہے۔

¹⁰⁹ عالمی بینک (2023ء)۔ عالمی ماہانہ نیوز لیٹر۔ واشنگٹن، مارچ۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ فرمائیے:

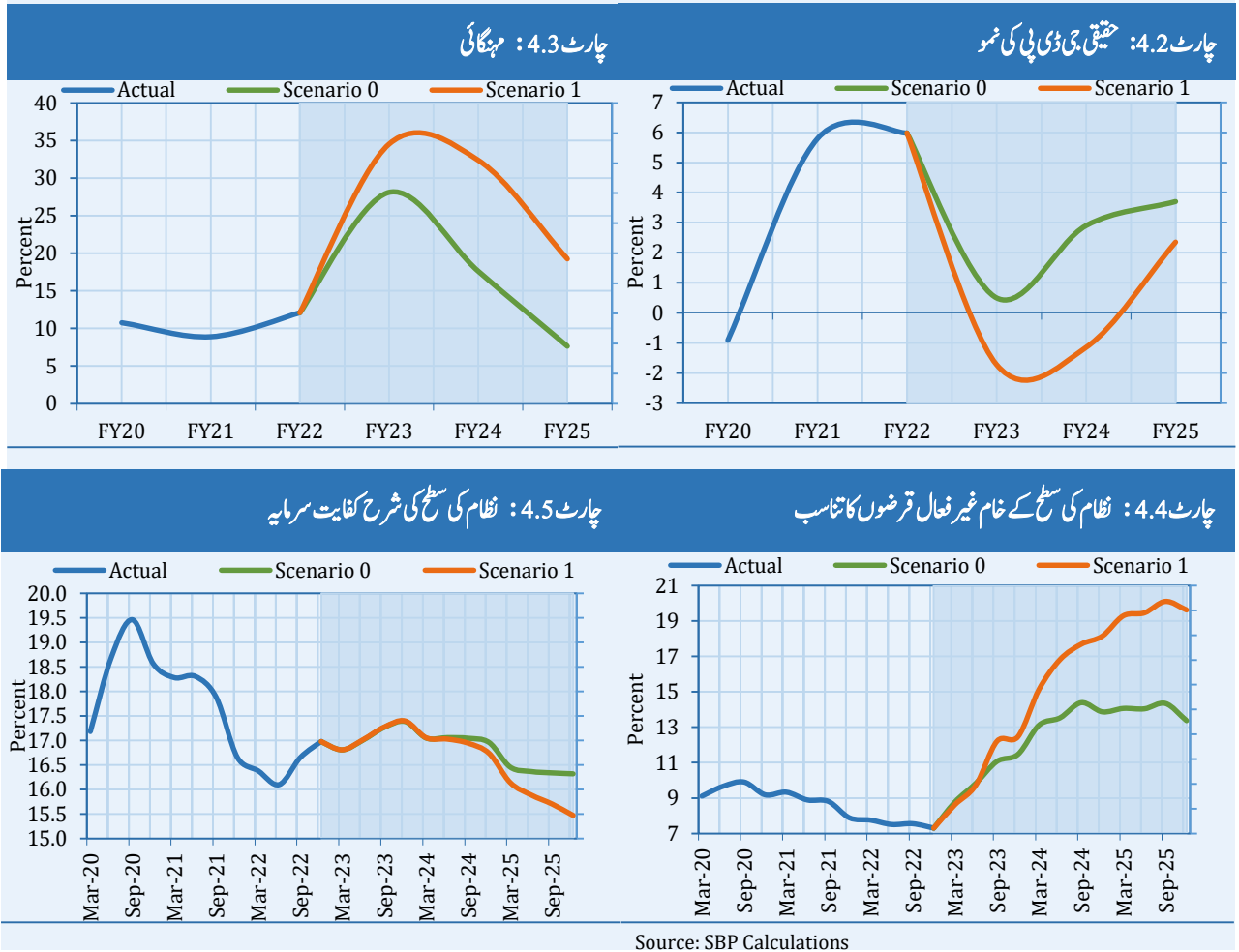
<https://thedocs.worldbank.org/en/doc/abf6fab46b08d9edfcf1187e6a3e108e-0350012023/related/Global-Monthly-Mar23.pdf>

¹¹⁰ خام غیر فعال قرضوں کا تناسب = خام غیر فعال قرضے ÷ خام قرضے

¹⁰⁷ آئل مارکیٹس اور روس کی رسد، انٹرنیشنل انرجی ایجنسی۔

¹⁰⁸ انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (2023ء)۔ عالمی اقتصادی منظر نامہ: ایک دشوار بحالی۔ واشنگٹن اپریل۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے:

<https://www.imf.org/en/Publications/WEO/Issues/2023/04/11/world-economic-outlook-april-2023>



ب) ادائیگی قرض کی صلاحیت پر اثرات

ادائیگی قرض کی صلاحیت پر اثرات کی پیمائش بینکاری نظام کی شرح کفایت سرمایہ سے ہوتی ہے۔¹¹² بینکاری نظام کی شرح کفایت سرمایہ ابتدائی طور پر دونوں منظر ناموں میں بڑھ کر 17.4 فیصد تک پہنچ جاتی ہے اور بعد میں اس میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ شرح کفایت سرمایہ میں ابتدائی اضافے کا اہم سبب خطرہ بہ وزن اثاثوں میں کمی ہے، جسے بے یقینی سے دوچار کلی معاشی ماحول کے دوران خطرہ قرض میں اضافے اور اس کے نتیجے میں بینکوں کے قرض گاری کے محتاط رویے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ مزید برآں، مذکورہ حالات کے نتیجے میں شرح سود میں اضافے اور بینکوں کی جانب سے جزدان کو دوبارہ متوازن بنانے کے لیے خطرے سے پاک سرمایہ کاریوں کی جانب رجوع کرنے سے بینکوں کی آمدنی کے گوشوارے میں منافع بڑھ سکتا ہے اور اس طرح خطرہ بہ وزن اثاثوں میں اضافہ کیے بغیر سرمائے (چارٹ 4.5) میں اضافے پر منتج ہو سکتا ہے۔

ماضی قریب میں کلی معاشی دھچکوں کے سامنے آنے والے مؤخر اثرات اور بتدریج بحالی کے مطابق خام غیر فعال قرضوں کا تناسب 14.4 فیصد کی بلند ترین سطح کو حاصل کرنے کے بعد پیش گوئی کی مدت کے اختتام یعنی 2025ء تک 13.4 فیصد پر ٹھہر جاتا ہے۔¹¹¹ یہ پیش گوئی آخر 2022ء تک 7.3 فیصد کی درج شدہ سطح سے 607 بیسیس پوائنٹس (بی پی ایس) زیادہ ہے۔ خام غیر فعال قرضوں کی قدرے بلند سطح کی وضاحت معاشی نمو میں سکڑاؤ کے رد عمل میں قرضوں کی رسد (خام قرضے) میں کمی سے ہوتی ہے۔

دوسری جانب، اجناس کی بلند عالمی قیمتوں کے حالات میں تیزی سے مفروضہ سست رفتاری اور ملکی رسدی دھچکوں کے باعث مفرضاتی دباؤ کے منظر نامے کے تحت اثاثہ جاتی معیار کے اظہار یے اوپر کی سمت جاتے ہیں، کیونکہ مذکورہ حالات بینکاری نظام کی قرضہ جاتی رسد پر بھی خاصے اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔ ایس ایک منظر نامے کے تحت قرض گاری کے جزدان میں پیش گوئی کی مدت کے دوران اوسطاً 2.6 فیصد سکڑاؤ کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ نادرہندگی کی شرح تقریباً 20.1 فیصد کی بلند سطح پر پہنچ جاتی ہے اور پیش گوئی کی مدت کے آخر تک بلند سطح پر ہی رہتی ہے (چارٹ 4.4)۔

¹¹² شرح کفایت سرمایہ = اہل سرمایہ ÷ خطرہ بہ وزن اثاثے

¹¹¹ واضح رہے کہ ان نتائج میں کسی پالیسی مداخلت کو فرض نہیں کیا گیا ہے۔

حقیقی معیشت میں مفروضہ سست رفتاری کی خاصی سطح کے باوجود بینکاری شعبے کی لچکداری کی وضاحت ان حقائق کی بنیاد پر کی جاسکتی ہے۔ پہلا، بینکاری کا شعبہ پہلے ہی بلند سرمایہ جاتی بفرز پر قرار رکھ رہا ہے، جو 11.5 فیصد کے مطلوبہ ضوابطی نشانے سے 548 بی پی ایس ایس اوپر ہے جو خاصا زیادہ ہے۔ دوسرا، کووڈ 19 کے دوران عائد کی گئی 100 بی پی ایس سرمایہ جاتی تحفظ کی حد کو ابھی تک واپس نہیں لیا گیا ہے، جس سے بینکوں کو اضافی سیالیت دستیاب ہو سکتی ہے۔ تیسرا، پالیسی ریٹ میں مفروضہ تبدیلیوں کے حالات میں سازگار مجموعی نرخوں کے از سر نو تعین کا فرق دباؤ کے ادوار میں مزید کشن فراہم کرتا ہے۔ آخری، شعبے کا تاریخی رویہ یہ رہا ہے کہ وہ اپنے اثاثوں کے جزدان کو دوبارہ متوازن بناتا ہے یعنی پرخطر نئی شعبے کے قرضوں سے خطرے سے پاک ٹریڈری سرمایہ کاریوں پر منتقلی کے ذریعے۔ مزید برآں، بینک بالعموم قرض دینے کی قدامت پسند پالیسی پر عمل پیرا ہوتے ہیں اور ایسے قرض گیروں کو قرض دینے کو ترجیح دیتے ہیں جن کی قرضہ جاتی ساکھ اچھی ہونے کے ساتھ ساتھ کلی معاشی دچکوں کو برداشت کرنے کی استعداد ادا چھی ہو۔

4.6 دباؤ کی جانچ کے نتائج: بینکاری اجزاء کے بین شعبہ جاتی محرکات

نظام کی سطح کے خطرے کے تجزیے کے مطابق بینکاری اجزاء (چھوٹے، درمیانے اور بڑے حجم کے بینکوں) ¹¹³ کے انکیشن کے تناسب کی الگ سے پیش گوئی بھی کی گئی ہے۔ بینکاری صنعت کے اس پہلو کو یہ جانچنے کے لیے شامل کیا گیا ہے کہ بین شعبہ جاتی تنوع کس طرح مختلف قسم کے کلی معاشی خطرات کے مقابلے میں بینکوں کی لچکداری کو متاثر کرتا ہے۔

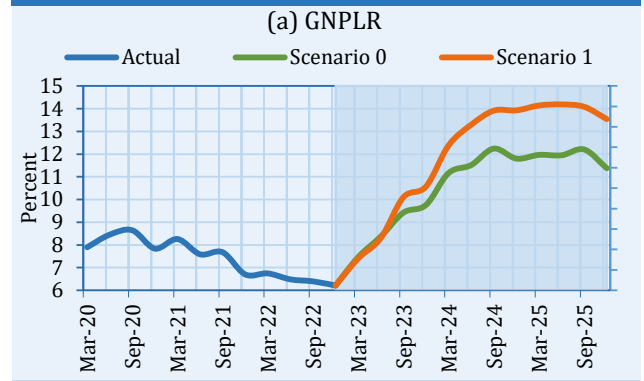
خام غیر فعال قرضوں کے تناسب کے لیے غیر فعال قرضوں کی نظام کی سطح کی پیش گوئیوں اور خام قرضوں کو متناسب طور پر 22 دسمبر 2022ء تک بینکاری نظام کے مجموعی قرضہ جزدان کے ہر جز کے حصے کی بنیاد پر تقسیم کیا گیا ہے۔ اسی طرح، سرمائے کو بھی جز کی سطح کی شرح کفایت سرمایہ اخذ کرنے کے لیے متناسب طور پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

(الف) بڑے بینک

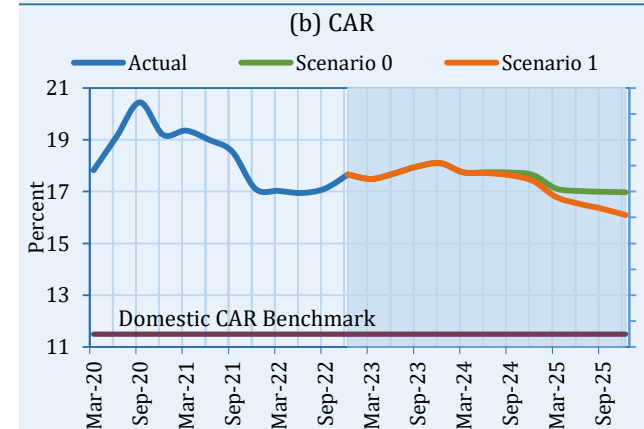
بڑے بینکوں کے جز کا بینکاری شعبے کے اثاثوں میں حصہ 70.7 فیصد بنتا ہے۔ ایس صفر منظر نامے کے تحت اس کے خام غیر فعال قرضوں کے تناسب میں اس کی موجودہ سطح 6.2 فیصد سے آخر 2025ء تک 516 بی پی ایس اضافہ ہوتا ہے۔ تاہم، ایس ایک منظر نامے میں پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک انکیشن کے تناسب میں 733 بی پی ایس اضافہ ہو جاتا ہے۔ بیس لائن منظر نامے میں پیش گوئی کی مدت میں شرح کفایت سرمایہ میں 68 بی پی ایس کمی ہوتی ہے جبکہ دباؤ کے منظر نامے میں یہ اپنی موجودہ سطح 17.7 فیصد

تاہم، پیش گوئی کی مدت کے دوسرے نصف حصے میں متوقع خطرہ قرض کے باعث نقصانات کم ہوتے ہوئے خطرہ بہ وزن اثاثوں کے اثر کو زائل کر سکتے ہیں کیونکہ سرمائے میں تناسب کی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں کمی سے تجاوز کر جاتی ہے اور شرح کفایت سرمایہ پر منٹج ہوتی ہے۔ بیس لائن منظر نامے کے تحت بینکاری نظام کی شرح کفایت سرمایہ آخر 2025ء تک اپنی 17 فیصد کی موجودہ سطح سے 66 بی پی ایس سکڑ جاتی ہے۔ تاہم، دباؤ کے منظر نامے میں شرح کفایت سرمایہ موجودہ سطح کے مقابلے میں 151 بی پی ایس نیچے رہتی ہے جبکہ بیس لائن منظر نامے کی پیش گوئی کے مقابلے میں 85 بی پی ایس کم ہو جاتی ہے۔

چارٹ 4.6: بڑے بینک



Source: SBP Calculations



Source: SBP Calculations

تاہم دونوں منظر ناموں کے تحت یہ ایک مثبت امر ہے کہ پیش گوئی کی پوری مدت کے دوران بینکاری کی صنعت اپنی شرح کفایت سرمایہ 11.5 فیصد کی کم از کم مقامی ضوابطی سطح اور 10.5 فیصد کے عالمی ضوابطی نشانے سے زائد رہتی ہے۔

¹¹³ یہ درجہ بندی بیلنس شیٹ کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ وہ بینک جن کے اثاثوں کا تناسب پورے بینکاری شعبے کے 70 فیصد سے زیادہ ہے، انہیں بڑے بینک کہا جاتا ہے۔ جبکہ 30 ویں پر سینکڑوں سے نیچے والے بینکوں کی درجہ بندی طور پر کی جاتی ہے۔

¹¹³ یہ درجہ بندی بیلنس شیٹ کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ وہ بینک جن کے اثاثوں کا تناسب پورے بینکاری شعبے کے 70 فیصد سے زیادہ ہے، انہیں بڑے بینک کہا جاتا ہے۔ جبکہ 30 ویں پر سینکڑوں سے نیچے والے بینکوں کی درجہ بندی

میں ان کی 9.3 فیصد کی موجودہ سطح سے بالترتیب 744 بی پی ایس اور 1,098 بی پی ایس اضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح، ایس صفر اور ایس ایک منظر نامے میں شرح کفایت سرمایہ میں اس کی موجودہ 15.0 فیصد سطح سے بالترتیب 58 بی پی ایس اور 133 بی پی ایس کمی ہو جاتی ہے۔ دباؤ کے منظر نامے میں بھی درمیانے حجم کے بینکوں کے ضوابطی شرح کفایت سرمایہ کے معیارات سے ہم آہنگ رہنے کی توقع ہے (چارٹ 4.7)۔

ایس صفر اور ایس ایک منظر نامے میں ان بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ کم از کم ضوابطی سطح (11.5 فیصد) سے بالترتیب 295 بی پی ایس اور 219 بی پی ایس بلند سطح پر رہتی ہے (چارٹ 4.7 ب)۔ اگرچہ ان کی نابدہنگیوں کی شرح بلند ہے اور دھچکے سے قبل سرمایہ جاتی بفرز بڑے اور چھوٹے بینکاری اجزاء کے مقابلے میں کم ہیں، تاہم، درمیانے حجم کے اجزاء بھی خاصی سرمایہ جاتی بفرز رکھتے ہیں اور دباؤ کے منظر نامے میں مفروضہ دھچکوں کو برداشت کر سکتے ہیں۔

(ج) چھوٹے بینک

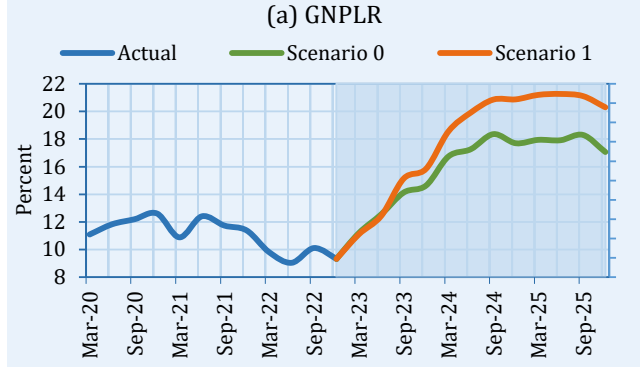
بینکاری شعبے کے اثاثوں کی بنیاد میں چھوٹے بینکوں کا حصہ 4.8 فیصد ہے اور یہ بینک بھی بیس لائن اور دباؤ کے منظر ناموں دونوں میں لچکداری کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ایس صفر منظر نامے میں قرضوں کی نابدہنگی کی موجودہ 15.6 فیصد سطح کے مقابلے میں چھوٹے بینکوں کی نابدہنگی کی شرح میں 1296 بی پی ایس اضافہ ہوتا ہے، جبکہ ایس ایک منظر نامے میں پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک یہ 1839 بی پی ایس بڑھتا ہے (چارٹ 4.8 الف)۔

ادائیگی قرض کی صلاحیت کے لحاظ سے ایس صفر اور ایس ایک منظر نامے میں چھوٹے بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ میں اس کی موجودہ 17.1 فیصد سطح سے 66 بی پی ایس اور 152 بی پی ایس اضافہ ہوتا ہے (چارٹ 4.8 الف)۔ تاہم شرح کفایت سرمایہ ایس صفر منظر نامے میں مقامی نشانے سے 494 بی پی ایس بلند رہتی ہے، جبکہ ایس ایک منظر نامے میں کم از کم مطلوبہ سطح سے 408 بی پی ایس زائد رہتی ہے۔ پیش گوئی کی مدت کے دوران اس شعبے نے کفایت سرمایہ کی خاصی سطح کی تشکیل کے ذریعے اپنی ادائیگی قرض کی صلاحیت میں کافی اضافے کے ذریعے اس جزی کی لچکداری میں اضافہ کیا ہے۔

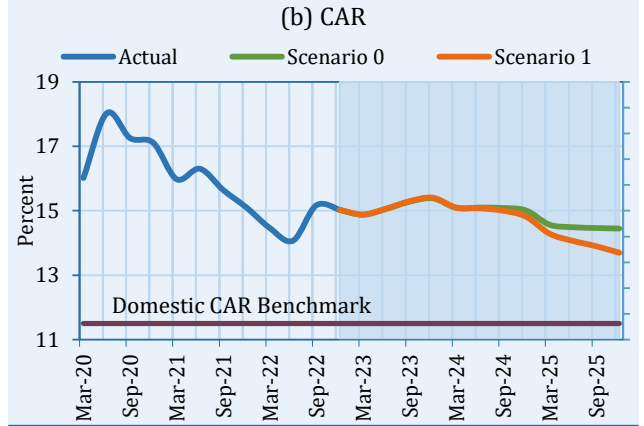
مجموعی طور پر بیس لائن منظر نامے میں اگر نابدہنگی کے تناسب میں اضافہ ہوتا ہے، تاہم بینکاری کے شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت حوصلہ افزا تصویر پیش کرتی ہیں کیونکہ

کفایت سرمایہ ملکی ضوابطی نشانے کے مقابلے میں کافی زیادہ ہے۔ دباؤ کے مفروضاتی منظر نامے میں بھی توقع ہے کہ بینکاری کا شعبہ اجناس کی عالمی منڈی پر دباؤ سمیت نقصان

چارٹ 4.7: درمیانے حجم کے بینک



Source: SBP Calculations



Source: SBP Calculations

سے 157 بی پی ایس نیچے آ جاتی ہے (چارٹ 4.6 الف)۔ ایس صفر منظر نامے میں شرح کفایت سرمایہ مقامی نشانے سے 548 بی پی ایس بلند رہتی ہے جبکہ ایس ایک منظر نامے میں کم از کم مطلوبہ سطح سے 459 بی پی ایس زائد رہتی ہے۔

بڑے بینک عمومی لحاظ سے منظر نامے کے حساب کی مدت کے دوران دباؤ کا سامنا کرنے کی اچھی پوزیشن میں ہیں (چارٹ 4.6 ب)۔ اس لچکداری کے پس پردہ ممکنہ طور پر اہم عامل بڑے بینکوں کے پاس دستیاب سرمائے کی بلند بفرز ہیں۔ دراصل، وسیع رسائی حاصل ہونے کی وجہ سے ان بینکوں کی فنڈنگ کی لاگت عام طور پر کم ہوتی ہے، جس سے انہیں قدرے بہتر درجہ بندی کے حامل قرض دہندگان پر مشتمل قرضہ جزدان برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ نظامیاتی لحاظ سے اہم بینک اچھی سرمایہ جاتی پوزیشن کے حامل ہوتے ہیں اور دباؤ کے منظر نامے میں دھچکوں کے مقابلے میں لچکدار ہوتے ہیں۔

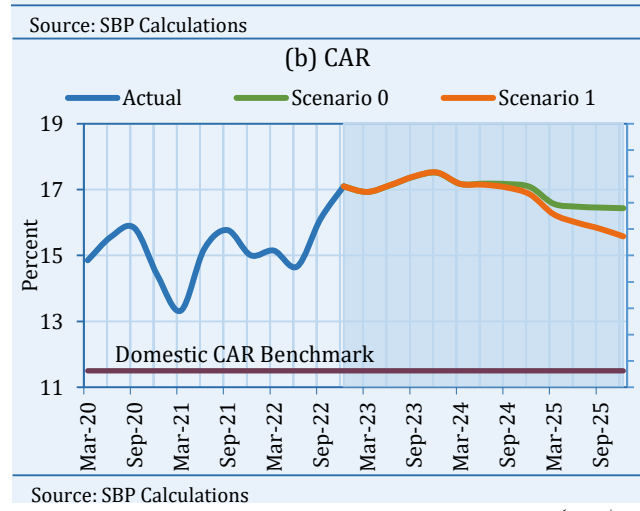
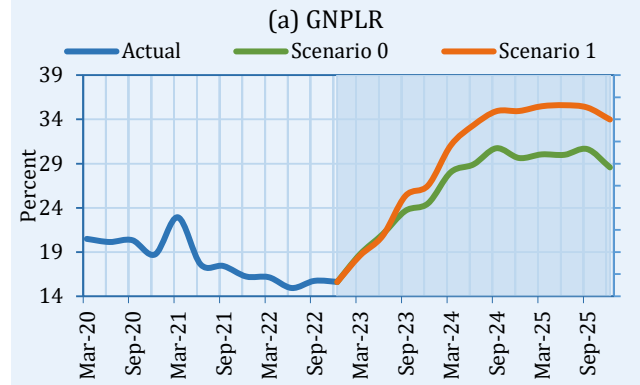
(ب) درمیانے حجم کے بینک

پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک ایس صفر اور ایس ایک منظر نامے میں درمیانے حجم کے بینکوں (مارکیٹ میں 24.5 فیصد حصہ رکھنے والے) کے خام غیر فعال قرضوں کے تناسب

جاتی بفرز بلند ہیں اور اس لیے وہ تین برسوں تک پیش گوئی کی مدت کے دوران مفروضاتی دھچکوں کے اثرات کو برداشت کرنے کے قابل ہیں۔ پیش گوئی کی مدت کے دوران بینکوں کے دیگر دواجزا بھی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے معیار پر پورا اترتے ہیں۔ مزید برآں، اگر تاریخ رہنمائی فراہم کرتی ہے تو ملکی بینکاری کے شعبے نے عمومی لحاظ سے 2008ء میں بیرونی شعبے اور کوڈ 19 کی وبا جیسے بحرانوں میں شدید کساد بازاری کے حالات میں کافی معقول کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ بات دباؤ کے منظر نامے (ایس ایک) سے بھی نمایاں ہوتی ہے، کیونکہ اس میں بھی یہ شعبہ اچھی سرماییت کا حامل اور چکدر رہتا ہے۔

مختصر یہ کہ جغرافیائی کشیدگی، اجناس کی قیمتوں کے دھچکوں اور ماحولیات سے متعلق خطرات کے سبب عالمی اجناس کی مارکیٹ کی حالیہ اور مفروضہ درست شدت، میعاد اور راستے کے متعلق بہت زیادہ بے یقینی پائی جاتی ہے۔ نتیجتاً، دباؤ کی جانچ کے نتائج بھی خاصی بے یقینی سے مشروط ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے اپنے حصے کے طور پر مسلسل ابھرتی ہوئی صورت حال پر نظر رکھی ہوئی ہے اور مالی استحکام کی حفاظت کے لیے تمام ضروری اقدامات کرنے کے لیے تیار رہتا ہے تاکہ یہ شعبہ مالی خدمات کی فراہمی بالخصوص معیشت کی قرضوں کی ضروریات کو پورا کرتا رہے۔ بینکوں سے یہ توقع بھی کی جاتی ہے کہ وہ ابھرتے ہوئے معاشی محرکات کی جانچ کریں، اس کا جائزہ لیں اور اپنے کاروباری ماڈلز کو نئے حالات سے ہم آہنگ کریں، اور ضرورت کے مطابق اپنی سرمایہ جاتی بفرز کو تقویت دیں تاکہ کسی بھی قسم کے ممکنہ نقصان دہ خطرہ قرض اور خطرہ منڈی کے دھچکوں کے اثرات کو زائل کیا جاسکے۔

چارٹ 4.8: چھوٹے بینک



دہ عالمی اور ملکی کلی معاشی حالات کے نتیجے میں شدید سست رفتاری کو برداشت کر سکتا ہے۔ حجم کے لحاظ سے اس شعبے کے تمام اجزا (چھوٹے، درمیانے اور بڑے) بھی دباؤ کے حالات کا سامنا کر سکتے ہیں۔ بڑے حجم کے بینکوں کا استحکام معیشت اور مالی نظام کے لیے خصوصی افادیت کا حامل ہوتا ہے اور یہ ایک حوصلہ افزا امر ہے کہ ان بینکوں کی سرمایہ